www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
تقن	اَتْقَنَ مضبوط کرنا
تلك	تِلْكَ وہ (اشارہ بعید) (ض ۱/۱۴)
تلّ	تَلَّ گرانا
تلو تلی	تَلٰی پڑھنا۔ پیچھے آنا
تمّ	تَمَّ پورا ہونا اَتَمَّ پورا کرنا
تنر	تَنُّوْر (ض ۲/۴)
تور	تَارَۃً بار۔ دفعہ (تورات ض ۱/۴)
تین	(تِیْن انجیر ض ۲/۲)
تیہ	تَاہَ آوارہ پھرنا۔ بھٹکنا
	ث
ثبت	ثَابِت مضبوط ثُبَات لشکر
	ثَبَتَ ثابت قدم رہنا
	اَثْبَتَ قیدی بنانا۔ باقی چھوڑنا
	ثَبَّتَ ثابت قدم رکھنا مضبوط کرنا
ثبر	ثُبُوْر ہلاکت
ثبط	ثَبَّطَ روکنا
ثجّ	ثَجَّاج وافر۔ بہت
ثخن	اَثْخَنَ قتل کرنا
ثرب	ثَرَّبَ برا بھلا کہنا۔ گرفت کرنا
	(یثرب۔ مدینۃ النبیؐ ض ۱/۲)
ثعب	ثُعْبَان سانپ
ثقب	ثَقَبَ چمکنا
ثقف	ثَقِفَ پانا
ثقل	ثِقْل بوجھ ثَقِیْل بوجھل ثقلان
	جماعت ثَقُلَ بھاری ہونا اَثْقَلَ بوجھل ہونا
	(اِثَّاقَلَ بتکلف بھاری بننا ۹/۲۸
ثلث	(ثلث ثَلٰثَۃ تین ض ۱/۱۲)
ثلّ	ثُلَّۃ جماعت
ثمد	(ثمود۔ ض ۱/۲ ہودؑ کے تحت ۱۱/۹

مادہ	الفاظ اور عنوان
ثمر	ثَمَر پھل اَثْمَرَ پھل دینا
ثَمّ	ثَمَّ وہاں وہیں
	ثُمَّ پھر (۲/۲۸)
ثمن	(ثَمَن قیمت ۲/۱۴) ثمان۔ ثمانیۃ
	آٹھ (ض ۱/۱۲)
ثنی	ثَانی۔ اِثْنَان۔ اِثْنَیْن
	(ض ۱/۱۴)
	اِسْتِثْنَاء سوائے
ثوب	(ثَوْب کپڑا ض ۱/۴) ثواب۔
	مثوبہ بدلہ مَثَابَۃ اکٹھا ہونا
	اَثَابَ۔ ثَوَّبَ بدلہ دینا۔ دینا
ثور	اَثَارَ اٹھانا
ثوی	آباد ہونا (ض ۳/۱)
ثیب	ثَیِّب شوہر دیدہ (ض ۵/۱)
	ج
جأر	جَئَرَ چلانا
جبّ	جُبّ کنواں
جبت	جِبْت بت
جبر	جَبَرَ زبردستی کرنا (جبریل ض ۱/۲)
جبل	جَبَل پہاڑ جِبِلَّۃ خلقت
جبن	جبین۔ پیشانی
جبہ	جَبْہ پیشانی
ج۔ب	وٖ جواب۔ تالاب ض (۵/۲)
	جَبٰی پہنچانا اِجْتَبٰی چن لینا
جث	اِجْتَثَّ اکھڑنا
جثم	جَثَمَ الٹ دینا۔
جثو	جَثَا بیٹھنا
جحد	جَحَدَ انکار کرنا
جحم	جَحِیْم دوزخ

مادہ	الفاظ اور عنوان
جدث	جَدَث قبر
جدّ	جَدّ بڑائی۔ بزرگی جُدَد زمین کی
	اقسام جدید نیا
جدر	جِدَار دیوار اَجْدَر لائق ہونا
جدل	جَدَلَ، جَادَلَ جھگڑا کرنا
جذّ	جَذّ کاٹنا جُذَاذ ٹکڑا
جذع	(جُذُوع تنا ض ۲/۱)
جذو	جُذْوَۃ آگ کا انگارا
جرح	جَرْح زخم (جَوَارِح شکاری جانور ض ۲/۱)
جرد	جَرَاد ٹڈی ض (۲/۱)
جرّ	جَرَّ کھینچنا۔ گھسیٹنا
جرز	جُرُز زمین اور اس کی اقسام
جرع	تَجَرَّعَ پینا
جرف	جُرُف گڑھا
جرم	جَرَمَ ابھارنا لاجَرَمَ بیشک
	اَجْرَمَ گناہ کرنا
جری	جَرٰی چشمہ کا بہنا جاریۃ کشتی
جزء	جزء ٹکڑا۔ حصہ
جزع	جَزَعَ بے قرار ہونا
جزی	جَزٰی جَازٰی بدلہ دینا۔ کام آنا
	جزاء بدلہ
جسد	جَسَد جسم
جسّ	جَسَّسَ جاسوسی کرنا۔ ڈھونڈنا
جسم	جِسْم جسم
جعل	جَعَلَ بنانا
جفأ	جَفَا پھینکنا۔ خشک ہونا
جفن	(جِفَان لگن بڑا پیالہ ض ۱/۴)
جفو	تجافی الگ ہونا
جلب	اَجْلَبَ لانا جلباب چادر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ وحید، لاثانی بے مثل، ان معنوں میں مخلوقات کے لیے اور یہ احد سے عام ہے۔

۳۔ فرد، اکیلا فردِ واحد۔ منفرد کے لیے جبکہ اسی جیسے دوسرے موجود ہوں۔

۴۔ فرادٰی، ایک ایک کرکے جانے والے کو کہتے ہیں۔ (نیز دیکھیے ضمیمہ ملا اسم عدد)

اُکھاڑنا۔اُکھڑنا

کے لیے اِجْتَثَّ (جثّ) اور اِنْقَعَرَ (قعر) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اِجْتَثَّ، جَثَّ بمعنی جڑ سے اکھاڑنا۔ بیخ کنی کرنا اور مِجَثَّۃ اس کھرپی کو کہتے ہیں جس سے گھاس وغیرہ کریدی جاتی ہے (منجد) اور جثیثۃ اس کھجور کے پودے کو کہتے ہیں جو اکھاڑ کر دوسری جگہ لگایا گیا ہو۔ (مف) اور اِجْتَثَّ بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہے۔ جَثَّ کا لفظ گھاس پھوس اور چھوٹے پودوں کی بیخ کنی کے لیے آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (۱۴/۲۶)

اور ناپاک بات کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے (نہ جڑ مستحکم، نہ شاخیں بلند) زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے اس کو ذرا بھی قرار (وثبات) نہیں۔

۲۔ اِنْقَعَرَ، قعر کا معنی کسی چیز کی گہرائی اور پیندا ہے اور اَقْعَرَ البِئْرَ کے کنویں کو گہرا کھودنا اور اَقْعَرَ الشَّجَرَ کے معنی کسی درخت کو جڑ سے اکھاڑ دینا ہے۔ ابن الفارس کے مطابق کسی ایسی شے کی جڑیں اکھاڑنا جو زمین میں نیچے تک چلی گئی ہوں (م ل) اور صاحب منتہی الارب اس کے معنی میں درخت کو جڑ سے اکھاڑنا کے بعد پھر اسے زمین پر پھینک دینا کا اضافہ بتلاتے ہیں (م۔ا)

گویا اقعر کا لفظ ایسے بڑے بڑے درختوں کی بیخ کنی کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کی جڑیں زمین میں دور تک گہرائی میں چلی گئی ہوں اور انقعر جب اس فعل کا ورود اس چیز پر ہو۔ ارشادِ باری ہے:

تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ (۵۴/۲۰)

وہ (بادِ صرصر) لوگوں کو یوں اکھیڑے ڈالتی تھی گویا اکھڑی ہوئی کھجوروں کی جڑیں ہیں۔

ماحصل: جَثَّ، چھوٹے پودوں اور گھاس پھوس کی بیخ کنی کے لیے اور اِنْقَعَرَ بڑے بڑے درختوں، جن کی جڑیں کافی گہرائی تک ہوں کی بیخ کنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۔ اکٹھا کرنا۔ہونا

کے لیے جَمَعَ، اِجْتَمَعَ، حَشَرَ، اِدَّخَرَ، خَزَنَ اور وَسَقَ اِتَّسَقَ، كَفَتَ، لَمَّ، حَصَّلَ اور مَثَابَۃ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ جَمَعَ، جمع کا لفظ ایک ہی چیز کے مختلف اجزاء کو، یا مختلف چیزوں کو اکٹھا کرنے کے لیے آتا ہے۔ یہ چیزیں خواہ جاندار ہوں یا بے جان۔ مثلاً:۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اِمْتَلَأَ بمعنی کسی چیز کا بھر جانا۔ ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (۵۰:۳۰) — اس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی؟ اور وہ کہیگی کچھ اور بھی ہے؟

۲۔ دِهَاق، پیالہ کے کسی مشروب سے بھر جانے کے لیے استعمال ہوتا ہے (ف ل ۶۵) قرآن میں ہے:

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا۝ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا (۷۸:۳۴) — بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے (یعنی) باغ اور انگور اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور چھلکتے ہوئے جام۔

۳۔ شحن کشتی یا جہاز کو سوار اور سامان لاد کر بھرنا (ف ل ۶۹) ارشادِ باری ہے:

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (۳۷:۱۴۰) — جب وہ (یونسؑ) بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے۔

ماحصل: دھق: پیالہ بھرنے کے لیے شحن: کشتی کا سامان سے بھرنے کے لیے اور مَلَأَ کا استعمال عام ہے۔

۶۲—بھوک

کے لیے جُوْع، مَسْغَبَة، مَخْمَصَة اور خَصَاصَة کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جُوْع: بمعنی کھانے کی طلب پیدا ہونا (ف ل ۱۶۱) اور اس کی ضد شَبَعَ (کھا کر سیر ہو جانا) ہے۔ (م۔ل) اور یہ بھوک کا ابتدائی درجہ ہے (فل ۱۶۱) ارشادِ باری ہے:

اَلَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ (۱۰۶:۴) — جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن بخشا۔

۲۔ مَسْغَبَة: سغب بمعنی بھوکا ہونا اور اَسْغَبَ بمعنی قوم کا قحط سالی میں مبتلا ہونا اور سغاب بھوک کو کہتے ہیں۔ اور یہ بھوک کا دوسرا درجہ ہے (ف۔ل ۱۶۱) قرآن میں ہے:

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ (۹۰:۱۴) — یا بھوک والے دنوں میں کھانا کھلانا۔

۳۔ مَخْمَصَة: خَمَصَهُ الْجُوْعُ بمعنی بھوک کا کسی کو دبلے پیٹ والا کر دینا اور مخمصہ مص بمعنی پیٹ کا کھانے سے خالی ہونا ہے (منجد) خوراک کی کمی اور محنت کی زیادتی سے لاغر و کمزور ہونا (د۔ل) اور پیٹ کا پچک جانا۔ اور یہ بھوک کا تیسرا درجہ ہے (فل ۱۶۱) ارشادِ باری ہے:

فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۵:۳) — ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

۴۔ خَصَاصَة: خَصَّ بمعنی محتاج و مفلس ہونا اور خَصَاصَةٌ مصدر ہے اور خُصَاصَة تھوڑا اور قلیل کے معنوں میں آتا ہے (منجد) یعنی مفلسی اور احتیاج کی وجہ سے فاقہ کشی کی نوبت کو پہنچنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶- لِئَلَّا: لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ (۲) تاکہ لوگوں کے لیے تم پر کوئی الزام نہ ہو۔

۵— تانبا (پگھلا ہوا)

کے لیے قِطْر اور مُہْل کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- قِطْر: پگھلے ہوئے تانبا کے لیے مخصوص لفظ (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ (۳۴/۱۲) اور ہم نے اس (سلیمانؑ) کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا۔

۲- مُہْل: بمعنی فلذات جیسے چاندی، لوہا، تانبا۔ پگھلی ہوئی دھاتیں۔ پتلا قطران (بہنے والی گندھک) زہر۔ پیپ (منجد) اور مُہْل اور مُہْلَة بمعنی زرد آب مردہ۔ یعنی وہ زرد رنگ کی پتلی آلائش جو لاش سے نکلتی ہے۔ (منجد۔ م۔ ق) گویا مُہْل تانبا کے علاوہ چند دوسری پگھلی ہوئی دھاتوں، نیز ہر بہنے والی زرد آلائش کے لیے بھی آتا ہے۔ اسی لیے بعض علماء نے مُہْل کا ترجمہ پیپ بھی کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (۱۸/۲۹) اگر وہ (پانی کے لیے) فریاد کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کھولتے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ (کیسا) برا مشروب ہے؟

ماحصل: (۱) قطر: پگھلا ہوا تانبا۔

(۲) مُہْل: تانبہ کے علاوہ بعض دوسری پگھلی ہوئی دھاتیں۔ اور ہر بہنے والی مکردہ آلائش۔

تباہ ہونا کے لیے دیکھیے ——— "ہلاک ہونا" تبدیل کرنا کے لیے دیکھیے ——— "بدلنا"

۶— تخت

کے لیے عرش[۱]، ارائک[۲] (اریکہ کی جمع) اور سُرُر[۳] (سریر کی جمع) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- عرش: بمعنی تخت شاہی۔ سریر الملك (ف ل ۲۳۰) ارشادِ باری ہے:

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ (۱۲/۱۰۰) اور یوسفؑ نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا۔

اور عَرْشُ الْبَيْت گھر کی چھت کو کہتے ہیں۔ اور عَرَشَ يَعْرِشُ بمعنی لکڑی کا گھر بنانا۔ گویا عرش البیت ایسی چھت کو کہتے ہیں جو شہتیر اور بالوں وغیرہ پر مشتمل ہو۔

۲- اَرَائِك: اریکہ کی جمع بمعنی چھپرکھٹ یا مسہری والی چارپائی یا تخت (ف۔ ل ۳۰) یا ٹیک لگائے جانے والے آرام دہ تخت پوش اور کرسیاں۔ آراستہ و مزین تخت (منجد) ارشادِ باری ہے:

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ (۷۶/۱۳) اہلِ جنت جنت میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ سَلَب: کسی چیز کو کسی دوسرے سے زبردستی لے لینا۔ (منجد) دیکھتے دیکھتے کسی چیز کو اُڑا لینا یا اُٹھا لینا خواہ لینے والا کمزور ہی کیوں نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ (۲۲/۷۳) اگر مکھی ان سے کوئی چھین لے تو وہ اس سے چھڑا بھی نہ سکیں۔

۲۔ غَصَبَ: کوئی چیز ظلم، زیادتی، زبردستی یا مکر و فریب سے چھین لینا (منجد) لیکن مکر و فریب سے کسی چیز کو ہتھیا لینے یا چھین لینے کے لیے الگ لفظ غبن بھی ہے (م۔ق) لہٰذا غصب کے یہی معنی زیادہ صحیح ہیں جو امام راغب نے بیان کیے ہیں۔ یعنی کسی طاقتور کا کسی کمزور کی چیز پر ظلم اور زیادتی سے زبردستی قبضہ جما لینا (مف) قرآن میں ہے:

وَکَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا (۱۸/۷۸) اور ان کے پرے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔

۳۔ نَالَ: نیل۔ بمعنی ہر وہ چیز جسے انسان اپنے ہاتھ سے پکڑ سکے اور وہ اس کو مرغوب بھی ہو۔ یا جو چیز اس کی دسترس میں ہو (مف) یعنی کسی چیز کا ہاتھ لگ جانا یا مل جانا۔ قرآن میں ہے:

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا (۳۳/۲۵) اور جو کافر تھے تو اللہ نے انہیں پھیر دیا۔ وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔

پھر اس لفظ کے معانی میں وسعت پیدا ہوئی۔ اور یہ لفظ مراد کو پہنچنے اور محض پہنچنے کے معنی میں بھی استعمال ہونے لگا جیسے ارشادِ باری ہے:

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (۲/۱۲۴) میرا یہ عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

اور دوسری طرف یہ وسعت پیدا ہوئی کہ یہ لفظ چھیننے کے معنی میں بھی استعمال ہونے لگا جیسے قرآن میں ہے:

وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا (۹/۱۲۰) اور وہ دشمن سے کوئی چیز نہیں چھینتے۔

۴۔ خَطِفَ: تیز رفتاری یا تیزی سے کوئی چیز اُڑا کر چلتے بننا (مف۔فل) جھپٹ لینا۔ اُچک لینا۔ قرآن میں ہے:

یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (۲/۲۰) قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) اُن کی آنکھوں (کی بصارت) کو اُچک لے جائے۔

ماحصل: (۱) سلب: کسی چیز کو دوسرے سے زبردستی لے لینا۔ عام۔

(۲) غصب: کسی طاقتور کا کمزور کی چیز پر زبردستی قبضہ جما لینا۔

(۳) نیل: کسی مرغوب چیز کا چھین لینا جس پر دسترس بھی ہو۔

(۴) خطف: تیز رفتاری اور تیزی سے کوئی چیز اڑا لینا۔ اچک لینا۔

چیخنا کے لیے دیکھیے "چلّانا" اور "آواز"

چیرنا کے لیے قَدَّ اور مَخَرَ۔ فَطَرَ کے الفاظ آئے ہیں تفصیل "پھاڑنا" میں دیکھیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ۙ‏ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ (۸۱/۱۹-۲۰) بے شک یہ فرشتہ عالی مقام کا قول ہے جو صاحب قوت ہے، عرش کے مالک (اللہ) کے ہاں اُونچے درجے والا ہے۔

ماحصل: (۱) دَرَجَۃ، فضیلت و برتری کی ایک منزل۔

(۲) زُلۡفٰی، قدر و منزلت میں نزدیکی۔

(۳) قَرَّبَ، رتبہ عطا کر کے اپنا مقرب بنانا۔

(۴) مَکَّنَ، جب درجہ کے ساتھ اختیار بھی حاصل ہو۔

رجوع کرنا ــــــ دیکھیے "لوٹنا"

۷ ــــــ رُخ کرنا

کے لیے تَوَجَّہَ اور اَقۡبَلَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اَقۡبَلَ، قَبَلَ الۡمَکَانَ بمعنی کسی جگہ کی طرف رُخ کرنا۔ قَابَلَ بمعنی آمنے سامنے یا بالمقابل ہونا۔ دو چیزوں کو آمنے سامنے رکھنا۔ مقابلہ کرنا۔ اور قَبَّلَ بمعنی کسی کو بوسہ دینا۔ اور اَقۡبَلَ بمعنی کسی ایسی چیز یا شخص کی طرف رُخ کرنا جو سامنے ہو۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَلَاوَمُوۡنَ (۶۸/۳۰) پھر لگے ایک دُوسرے کو رُو در رُو ملامت کرنے۔

۲۔ تَوَجَّہَ: وَجۡہ بمعنی چہرہ۔ منہ۔ اور وَجَّہَ بمعنی کسی کی طرف بھیجنا۔ اور تَوَجَّہَ اِلَیۡہِ بمعنی متوجہ ہونا۔ رخ کرنا۔ منہ اس چیز کی طرف کر لینا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ (۲۸/۲۲) پھر جب موسیٰ نے مدین کی طرف رخ کیا۔

ماحصل: قَبَلَ صرف کسی سامنے موجود چیز کی طرف رُخ کرنے کے لیے آتا ہے جبکہ تَوَجَّہَ عام ہے۔ یعنی کسی بھی چیز کی طرف رُخ کرنا۔ دُور ہو یا نزدیک۔

رخصت کرنا۔ طلاق دینا۔

کے لیے وَدَّعَ اور سَرَّحَ اور طَلَّقَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ وَدَّعَ "چھوڑنا" میں اور سَرَّحَ اور طَلَّقَ آزاد کرنا میں دیکھیے۔

۸ ــــــ ردّی ــــــ ناکارہ

کے لیے نَکِدَ، خَمۡط، دَاحِضَۃ، نَاقِص اور بَخۡس، خَبِیۡث، اَدۡنٰی، مُزۡجٰۃ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے پھر اس کے مطابق بدلہ دیا جائے اور بعض کے نزدیک اس کے معنی آگ اور عذاب ہے (مف) اور ابن فارس کے نزدیک اس کے معنی چھوٹے چھوٹے تیر پھینکنا بھی ہیں اور اولے بھی (م ل) اور قرآن کی درج ذیل آیت سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ ایسا عذاب جو کھیتی وغیرہ کو خاکستر بنا دے خواہ یہ آگ کا عذاب ہو یا اولے کا۔ ارشادِ باری ہے:

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا (۱۸/۴۰) — اور اس تمہارے باغ پر آسمان سے آفت بھیج دے کہ وُہ صاف میدان ہو جائے۔ (جالندھریؒ)

۲۔ حَاصِب: حَصَبَ الْمَكَانَ بمعنی کنکری کا فرش بنانا۔ اور اَحْصَبَ الْفَرَسُ کے معنی گھوڑا اتنا دوڑا کہ اس کے پاؤں سے کنکریاں ہوا میں اڑنے لگیں (م ق) اَرْضٌ حَصِبَةٌ بمعنی کنکریلی زمین اور وادی مُحَصَّب اس وادی کو کہتے ہیں جہاں سے حاجی کنکریاں اٹھاتے ہیں اور حاصب بمعنی ایسی تند و تیز آندھی جو کنکر پتھر ہوا میں اڑائے اور نیز وُہ بادل جو ژالہ باری کرے (منجد م ق) ارشادِ باری ہے:

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا (۶۷/۱۷) — کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے۔

۳۔ صَيْحَةٌ: صَاحَ بمعنی گلا پھاڑ پھاڑ کر آواز بلند کرنا چیخ و پکار کرنا۔ اور صَائِحَة بمعنی مجلس نوحہ خوانی کی چیخ و پکار۔ اور صَيْحَة ایسی گرجدار آواز کو کہتے ہیں جس سے لوگ چیخ و پکار کرنے لگیں (مف) قرآن میں ہے:

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ (۱۵/۷۳) — سو اُن کو سورج نکلتے نکلتے چنگھاڑنے آ پکڑا۔

۴۔ رِجز: میں بنیادی تصور اضطراب یعنی بے قراری اور ہیجان ہے (م ل) رجز یہ اشعار ایسے شعروں کو کہا جاتا ہے جو جنگ کے موقعہ پر ہیجان پیدا کرنے کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔ اور رِجز وُہ عذاب ہے جو دل کو مضطرب اور بے قرار کر دے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (۲/۵۹) — سو ہم نے ان ظالموں پر اُن کی حکم عدولی کی وجہ سے آسمان سے عذاب اتارا۔

۵۔ رَجْف: بمعنی اضطراب شدید (مف) رَجَفَتِ الْاَرْضُ بمعنی زمین میں زلزلہ آنا۔ کانپنے لگنا۔ اور بَحْرٌ رَجَّافٌ بمعنی متلاطم سمندر (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ (۷/۷۸) — تو اُن کو بھونچال نے آ پکڑا اور وُہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

۶۔ خَسَفَ: خَسَفَ الْقَمَرُ بمعنی چاند کا گہنانا۔ اور خَسَفَتِ الْعَيْنُ بمعنی آنکھ کا جاتا رہنا یا اپنے گڑھے میں بیٹھ جانا۔ اور خَسَفَ فُلَانًا کسی کو ذلت اور ناگواری کی بات پر مجبور کرنا۔ اور خَسَفَ فِي الْاَرْضِ بمعنی زمین میں دھنسا دینا ہے (منجد) خسف میں دو باتوں کا تصور پایا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) انسلخ: کسی قمری مہینے کا گزر جانا۔

۱۱ــــــ گلا

کے لیے حُلقُوم اور حَنَاجِر کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حُلقُوم: بمعنی حلق۔ گلا۔ وُہ جگہ جہاں سے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے (مف) معروف عضو ہے حلقوم اور حلق کے معنی میں کچھ فرق نہیں۔ قرآن میں ہے:

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ (۵۶/۸۳) پھر ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب رُوح گلے تک پہنچتی ہے تو...

۲۔ حَنَاجِر: (حنجرہ کی جمع) سانس کی نالی۔ نرخرہ (منجد) قرآن میں ہے:

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا (۳۳/۱۱) اور دل گلوں تک آ گئے تھے اور تم اللہ کے متعلق طرح طرح کے خیال کرنے لگے تھے۔

ماحصل: حنجرہ، صرف سانس کی موٹی نالی یا نرخرہ کو کہتے ہیں جبکہ حلق میں اس کے باہر کی جلد بھی شامل ہے۔

۱۲ــــــ گم ہونا ــ ہاتھ نہ لگنا

کے لیے فَاتَ، فَقَدَ اور ضَلَّ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ فَاتَ: کسی چیز کا ہاتھ سے نکل جانا فَاتَ الْاَمْرُ بمعنی کام کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل گیا اور واپس نہ ہو سکا (م۔ ق) ارشادِ باری ہے:

لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ (۵۷/۲۳) تاکہ جو کچھ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو کچھ تمہیں دیا اس پر اترایا نہ کرو۔

۲۔ فَقَدَ: کسی چیز کا نہ ملنا۔ موجود نہ ہونا (م۔ ل) خواہ وُہ بعد میں مل جائے۔ اور بمعنی کسی چیز کے موجود ہونے کے باوجود اس کا نہ پایا جانا۔ اور یہ عدم سے اخص ہے (مف) قرآن میں ہے:

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ (۱۲/۷۱) وُہ ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے "تمہاری کیا چیز مل نہیں رہی۔

اور تَفَقَّدَ کے معنی اس بات کا جائزہ لینا کہ کوئی چیز گم تو نہیں ہوئی۔ امام راغب کے الفاظ میں کسی چیز کے گم ہونے کو معلوم کر لینا (مف) گمشدہ چیز کی تلاش کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ (۲۷/۲۰) اور حضرت سلیمانؑ نے جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کیا بات ہے کہ مجھے ہدہد نظر نہیں آ رہا؟

۳۔ ضَلَّ: کا لفظ اصل میں تو راستہ کھو دینے اور گم کر دینے کے معنوں میں آتا ہے لیکن کبھی یہ لفظ خود کسی چیز کے اپنے وجود کو کھو کر دوسری چیز کے مل جانے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ اور کافر کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں ملیا میٹ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدکار۔ بدکردار۔ جو گناہ کرتا جائے اور تائب نہ ہو (مف) بدمعاش۔ اور فجور بمعنی گناہوں میں منہمک زانی (منجد) اور فَجَرَ بمعنی ڈھٹائی کرنا۔ اور فاجر ایسا گنہ گار ہے جو گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھے۔ قرآن میں ہے،

إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۷۱/۲۷) (اے اللہ) اگر تو انھیں چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہوگی۔

ماحصل: (۱) عاصی، جو کبھی کبھار کسی حکم کی تعمیل نہ کرے۔ خواہ یہ دانستہ طور پر ہو یا نادانستہ۔

(۲) فاسق، جو گناہوں کو اپنا شعار بنالے اور توبہ نہ کرے۔ تاہم گناہوں کے کاموں کو گناہ سمجھتا ضرور ہو۔

(۳) فاجر، وہ شخص ہے جو پوری طرح گناہوں میں ڈوب جائے۔ اور گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھے نہ توبہ کی طرف مائل ہو۔

ناقص۔ دیکھیے ۔ ردی

۸۔ ناک

کے لیے اَنْف اور خُرْطُوم کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اَنْف، بمعنی ناک۔ معروف عضو بدن۔ ناک چونکہ باہر نکلی ہوئی ہے اس لیے کسی چیز کے باہر نکلے حصے کو بھی انف کہہ دیتے ہیں۔ جیسے انف الجبل بمعنی پہاڑ کا باہر نکلا ہوا حصہ (مف) قرآن میں ہے،

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ (۵/۴۵) آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک۔

۲۔ خُرْطُوم، بمعنی ہاتھی کی سونڈ۔ اور بمعنی لمبی ناک جس کا اگلا حصہ نیچے تک آتا ہو۔ اور اخرنطم بمعنی ناک اونچی کرنا، غضبناک ہونا، تکبر کرنا (ج خراطیم) اور خراطیم القوم بمعنی قوم کے سردار اور متکبر لوگ (منجد۔ م۔ ق) ارشاد باری ہے،

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۔ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ۔ (۶۸/۱۵-۱۶) جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔

ماحصل: (۱) انف۔ ناک۔ معروف عضو بدن (۲) خرطوم۔ لمبی اور نیچے کو بڑھی ہوئی ناک یا کسی بڑے اور متکبر آدمی کی ناک۔

ناگوار ۔ دیکھیے "برا لگنا"

۹۔ نام ۔ نام رکھنا

کے لیے اور اِسْم اور سمیٰ، لَقَب، نَبَز اور فُلَان کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ ۲

اسمائے نکرہ (جو قرآن میں مذکور ہیں اور جن کے مترادف نہیں)

۱۔ جانور

ا۔ حشرات الارض اور چھوٹے چھوٹے جانور

۱۔ نَمل (نملۃ) نَمْلَۃٌ بمعنی ایک چیونٹی۔ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ اور النَّمل اسم جمع بھی ہے اور اسم ظرف بھی۔ بمعنی بہت چیونٹیوں والی جگہ (منجد) اور طَعَامٌ مَنْمُوْلٌ بمعنی وہ کھانا جس پر چیونٹیاں چڑھ جائیں۔ ارشاد باری ہے:

حَتّٰٓی اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَۃٌ یّٰٓاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ۔ (۲۷/۱۸) — یہاں تک کہ سلیمانؑ کے لشکر چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ "اے چیونٹیو!" اپنے اپنے بِلوں میں داخل ہو جاؤ۔

۲۔ فَراش: فَرَاشَۃ بمعنی پروانہ۔ پتنگا کی جمع فَرَاش ہے۔ اور فَرَاشَۃ اس آدمی کو بھی بطورِ حقارت کہتے ہیں جس کا سر بہت چھوٹا ہو یا خسیس اور اوچھی طبیعت کا ہو (منجد۔ م۔ ق) ارشاد باری ہے:

یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ (۱۰۱/۴) — اس دن (قیامت کو) لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہو جائیں گے۔

۳۔ بَعُوْضَۃ: بمعنی ایک مچھر (ج بَعُوْض) اور اَبْعَضَ الْمَکَانُ بمعنی کسی جگہ کا بہت مچھروں والی ہونا اور بُعِضَ الرَّجُلُ کسی کو مچھروں کا کاٹنا (منجد) ارشاد باری ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا (۲/۲۶) — اللہ تعالیٰ کو اس بات میں کوئی عار نہیں کہ وہ مچھر یا اس سے بھی کسی چھوٹی مخلوق کی مثال بیان کرے۔

۴۔ قُمَّل: قُمَّلَۃٌ واحد ہے۔ بمعنی چھوٹی چیونٹی۔ اور وہ چچڑی جو اونٹ کے لاغر ہونے کے بعد اسے چمٹ جاتی ہے اور قُمْلَۃٌ بمعنی جوں یا سُسری ج اَلْقَمْلُ (منجد)

۵۔ جَراد: (واحد جَرادۃ) بمعنی ٹڈی۔ اور جَرِدَ الْمَکَانُ کسی جگہ ٹڈی کا پہنچنا۔ ارشاد باری ہے:

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ (۷/۱۳۳) — تو ہم نے ان (آلِ فرعون) پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں بھیجیں۔

۶۔ عَنکبوت: (عکب) بمعنی جالا تننے والی اور اس سے اپنا گھر بنانے والی مکڑی (ج عناکب و عناکیب) مذکر عنکب ج عناکب۔ ارشاد باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ